غازیۂ اُحد

سیّدہ اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا اور آپ کا خاندان

مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیکَ یاسیّدی یارسُولَ اللہ ★★★ الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیکَ یاسیّدی یارسُولَ اللہ

غازیہِ اُحد

سیّدہ اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا
اور
آپ کا خاندان

ترتیب و تخریج

مفتی محمد زمان سعیدی رضوی

Madina Foundation

مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیکَ یاسیّدی یارسُولَ اللہ ★ الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیکَ یاسیّدی یارسُولَ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

درودِ اہل بیت علیہم السلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی سَیِّدِنَا عَلِیٍّ وَّسَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ
وَسَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ وَسَیِّدِنَا حَسَنٍ وَّسَیِّدِنَا حُسَیْنٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

بلغ العلٰی بکمالہٖ ۔ کشف الدجٰی بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ ۔ صلوا علیہ وآلہٖ

نام کتاب: غازیہ اُحد سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا اور آپ کا خاندان
ترتیب وتخریج: مفتی محمد زمان سعیدی رضوی
کمپوزنگ: سید شہزاد علی شاہ
پروف ریڈنگ: علامہ محمد شاہد محمود خان سعیدی، مفتی لقمان رضا
سال اشاعت: اگست 2019ء
ناشر: مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

انتساب

خاندانِ بنو نجار کی چشم و چراغ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیارے دادا جان

متولیٔ خانہ کعبہ سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی والدۂ ماجدہ

جناب سیدہ سلمی رضی اللہ عنہا

اور

آل رسول علیہم السلام

کے حضور نذرِ عقیدت

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

''مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان''

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللہ
ماں
جب ماں کو خدا نے بنایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ
چاند کی ٹھنڈک
شبنم کے آنسو
بلبل کے نغمے
چکوری کی تڑپ
گلاب کے رنگ
پھول کی مہک
کوئل کی کوک
سمندر کی گہرائی
دریاؤں کی روانی
موجوں کی جوش
کہکشاں کی رنگینی
زمین کی چمک
صبح کا نور
آفتاب کی تمازت
کو جمع کیا جائے تا کہ ماں کی تخلیق کی جائے جب ماں کو خدا نے بنایا تو فرشتوں نے پوچھا
اے مالک دو جہاں تو نے اس میں اپنی طرف سے کیا شامل کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا
محبت
اللہ تعالیٰ نے ماں کو یہ ساری عظمتیں اور رفعتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی والدہ ماجدہ کے طفیل نصیب فرمائیں۔

باپ

پروردگار عالم نے جب باپ کو خلعت وجود بخشی تو فرشتوں کو حکم دیا کہ

درختوں کی چھاؤں — پہاڑوں کی رفعت — سورج کی تابانی — سمندر کا وقار

احساس کی ندرت — خیال کی طاقت — بہادری کی شان

ہیرے کی صلابت — تلوار کی دھار — آبشاروں کی روانی — خوشبو کی مہک

دانش کا اجالا — کردار کی رعنائی — تقدس کا تاج

سب یکجا کرو اور باپ کے پیکر میں سجا دو۔ فرشتوں نے عرض کی مالک دوجہاں تو نے اس میں اپنی بارگاہ عالی سے کیا شامل کیا تو رب ذوالجلال نے فرمایا

اپنے کرم کی پرچھائیاں

اللہ تعالیٰ نے باپ کو یہ ساری عظمتیں اور رفعتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والدِ گرامی کے طفیل نصیب فرمائیں۔

استاد

جس نے تمہیں علم سکھایا وہ تمہارا باپ ہے۔ (الحدیث)

قوم کا حقیقی راہنما

علم کا بہتا دریا

عمدہ اخلاق کا بانی

امن وامان کا سایہ فگن

حقیقی زندگی کی تازگی

کامیاب منزل کا نور

منبع علم

علم کا روشن چراغ

قوم کا محافظ

روحانی باپ

کسان اور باغبان

امنگوں کا ترجمان

جس سے اس علم کے بارے میں پوچھا جائے جو اسے حاصل ہے، پھر وہ اسے چھپائے (اور نہ بتائے) قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (ترمذی)

چنانچہ روحانی ماں باپ کی تکریم و تعظیم کیجیے۔ اُستاد سے آمرانہ اسلوبِ گفتار سے پرہیز کریں، اس کے سامنے اَدب اور شائستگی سے بیٹھیں، اس کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کریں۔

فہرست

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللہ ★ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللہ

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیش لفظ

يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ
وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اے میرے پروردگار! میں تیری تعریف کرتا ہوں جیسے تیری ذات کی جلالتِ شان اور تیری عظیم سلطنت کے شایانِ شان ہے اور درود وسلامتی نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے عبدِ مقرب، نبی مکرم، رسول محتشم ہیں اور اُن کی آل پاک علیہم السلام پر برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔

خواتین نوعِ انسانی کا نصف حصہ ہیں۔ وہ انسانی معاشرے کا ایک لازمی اور قابلِ احترام کردار ہیں۔ اِسلام نے خواتین کے لیے اَجر وثواب اور خدمات وطاعت کے وہ مواقع رکھے ہیں جو مردوں کے لیے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم و تربیت کے نتیجے میں جس طرح خدا پرستی کا مثالی جذبہ مردوں میں پیدا ہوا اُسی طرح خواتین میں بھی انقلابی روح پیدا ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تربیت پائی اس طرح صحابیات رضی اللہ عنہن بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضِ صحبت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثالی تربیت کے زیور سے آراستہ وپیراستہ ہوکر دیگر خواتین کے لیے نجومِ ہدایت بن گئیں۔ صحابیات رضی اللہ عنہن نے صرف اِسلام ہی قبول نہیں کیا تھا بلکہ اُنھوں نے اِسلام کی اشاعت کے لیے بھی ہر ممکن قربانی پیش کی۔ اِبتدائے اِسلام میں اِسلام قبول کرنے سے زیادہ اِظہارِ اِسلام کے لیے ہمت، شجاعت اور جسارت کی ضرورت

تھی۔ کفار کی رُوک ٹوک اور ظلم وستم کے باوجود صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ صحابیات رضی اللہ عنہن نے بھی پوری جرأت مندی کے ساتھ اَپنے اِسلام کا اِظہار کیا۔ اُنھوں نے بھی اِسلام کی راہ میں ہر قسم کی تکالیف کو برداشت کیا، مختلف سختیوں اور آزمائشوں کا اُنھیں سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اُن کے ایمان میں ذرہ برابر بھی تزلزل واقع نہیں ہوا۔ غزوات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہادری کے اَنمٹ نقوش سے تاریخ کے صفحات پُر ہیں۔ لیکن اِس میدان میں بھی صحابیات رضی اللہ عنہن بھی پیچھے نہیں ہیں۔ تاریخ اِسلام میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے جس طرح دادِ شجاعت دی، صحابیات رضی اللہ عنہن کے بہادرانہ کارنامے اِس سے بھی حیرت انگیز ہیں۔ تاریخ اِسلام میں جب بھی اَیسی بہادر اور جانباز خواتین کا تذکرہ ہوگا اُن میں **غازیۂ اُحد سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا** کا تذکرہ سرفہرست آئے گا۔ آپ اور آپ کے خاندان نے ہمیشہ دینِ اِسلام کے لیے ثابت قدمی اور دِلیری کا مظاہرہ کیا۔ اِیثار و وَفا، شجاعت وہمت اور عزم واستقلال کی درخشاں مثالیں قائم کیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت ایسی عمدگی سے کی کہ وہ بھی قوم کے بہترین فرزند بنے۔

لہٰذا ضرورت تھی کہ آپ رضی اللہ عنہا کی خدماتِ جلیلہ کا تذکرہ عام کیا جائے۔ اِن چنداَوراق میں **''غازیۂ اُحد سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے خاندان''** کے کارہائے نمایاں کو مستند رِوایات اور واقعات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل اِس ادنیٰ کوشش کو قبول فرمائے اللہ جل جلالہ کتاب کے محرک ومطابع **''مدینہ فاؤنڈیشن''** کے تمام اراکین کو جزائے خیر سے نوازے اور مقاصدِ حسنہ میں کامیابی سے سرفراز فرمائے۔

گر قبول اُفتد زہے عزو شرف

چلی مائیں چلی کن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انسان نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

کلماتِ تقدیم

عظیم دانشور، محقق ومفکر، ادیب ملت

جناب علامہ رضاء الدین صدیقی صاحب

چیئرمین زاویہ فاؤنڈیشن لاہور، پاکستان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا آفتابِ ہدایت طلوع ہوا، تاریکیاں چھٹنے لگیں، اَندھیرے کافور ہوئے، صبح کا روشن اور درخشاں چہرہ نمودار ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیضان تربیت سے زندگی کے تمام اسلوب تبدیل ہو گئے، دُرشت روّیوں کی جگہ حسن خلق نے لے لی، اِنسان کی تحقیر کی جگہ اُس کی تکریم ہونے لگی، اَدب کا چلن عام ہوا، محبت اور شفقت کو فروغ نصیب ہوا، لوگ صرف اِنفرادی زندگی کی کشاکش کے لیے نہیں بلکہ ایک نظم اجتماعی میں خیر کا کردار ادا کرنے کے لیے زندہ رہنے لگے۔ قبائلی تعصّبات کی جگہ دینی حمیت نے لے لی، اَنا اور سرکشی، غیرت اور آوازۂ حق میں بدل گئی، زندگی کا رجحان گناہ اور غلط اندیشی کی جگہ تقویٰ اور راست بازی کی طرف ہو گیا۔ اِیثار، محبت، سخاوت اور دریا دِلی کے چشمے رَواں ہو گئے۔ وہ خوش قسمت اَفراد جنھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیضان تربیت نصیب ہوا، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہلاتے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ یہ جماعت رسولان ذی احتشام اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد کائنات کی برگزیدہ ترین جماعت ہے۔ نہ اُن سے پہلے اِس عظمتِ کردار کے لوگ چشم فلک پیر نے دیکھے، اور نہ اُن کے بعد ممکن ہے کہ زمانہ اُن کے پائے کے لوگوں کو تلاش کر سکے اور یہ ممکن بھی کس طرح ہو سکتا ہے اس لیے کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور کائناتِ امکان میں اللہ رب العزت کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

مثل دوسرا کوئی ہے ہی نہیں۔ جب اِس کمال کا فیضان صحبت ہی میسر نہیں ہے تو پھر اِس کے نتیجے میں جو کردار سامنے آئے ہیں اُن کی مثال بھی ممکنات میں سے نہیں ہے۔

حدیث پاک نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک کو ہدایت کا روشن ستارہ قرار دیا ہے۔ حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ: ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایسے سرِ باطنی کا امین ہے جو اُس کے سوا کسی اور کو عطا نہیں ہوا اور وہ خاص اِسی کا نصیبہ ہے۔'' ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اِس کہکشاں کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ ادراک ہوتا ہے کہ ان میں رجالِ کار ہی بے مثال نہیں، بلکہ صحابیات رضی اللہ عنہن میں سے بھی ہر ایک کی انوکھی شان ہے۔ اُمت کے مربی اور محسن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو علم، شعور اور روحانیت سے خوب نوازا، وہیں پر صحابیات رضی اللہ عنہن کی تعلیم و تربیت اور تزکیہ و تطہیر پر بھی بھر پور توجہ مبذول فرمائی۔

صحابیات رضی اللہ عنہن کی اِس مبارک جماعت میں **''غازیۂ اُحد حضرت اُمِّ عمارہ نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا''** ایک نمایاں ترین شان کی حامل دکھائی دیتی ہیں۔ اِن کے شخصی اَوصاف، خاندانی نجابت سب مسلّم، لیکن اِسلام نے اِن کے اوصاف جمیلہ کو اِس طرح صیقل کر دیا کہ اِن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اسلام کے لیے وقف ہو گیا، مدینہ منورہ کے السابقون الاوّلون کی مبارک جماعت میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئیں، پھر بیعت عقبہ سے لے کر معرکہ یمامہ تک کوئی اہم واقعہ ایسا نہیں ہے جس میں اِن کے نام کی کسی نہ کسی حوالے سے گونج سنائی نہیں دیتی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلیم دین، قرآن سے گہرا شغف، یہاں تک کے شان نزول کی روایات میں اُن کا تذکرہ موجود ہے، اپنے بچوں کو خلق سے لے کر غیرت و شجاعت اور حمیت و پامردی کی تعلیم،

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت ومحبت کا یہ تعلق، کہ بے خوف وخطر جنگ کے اُن مراحل میں داخل ہوجاتی ہیں، جہاں جانا ایک خاتون کے لیے کسی طور پر بھی آسان نہیں ہوسکتا، لیکن یہ ہمیں اُن مقامات پر بھی دادِ شجاعت دیتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ الغرض زندگی کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں ہے کہ مسلمان خاتون اپنے لیے کسی روشن مثال کو ڈھونڈنا چاہے اور اسے حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت سے اُس کی دلیل نہ مل سکے۔

پیش نظر کتاب ''غازیہ اُحد سیدہ اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا اور آپ کا خاندان'' میں انتہائی جامعیت اور اِختصار کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہا کی حیاتِ مبارکہ کے کارہائے نمایاں کو مستند روایات وحوالہ جات سے پیش کیا گیا ہے۔ ورق گردانی اور مطالعہ کے بعد دِل باغ باغ ہوگیا۔ نہایت خوش اسلوبی سے آپ کے حالات زندگی کو مرتب کیا ہے اور آپ کی مبارک ہستی اور محمود زندگی کے ایسے پہلو اجاگر کیے ہیں جو آج کی خواتین کے لیے مشعل راہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کا زیادہ سے زیادہ ابلاغ بہت ضروری ہے تا کہ ہماری مسلمان بچیاں یہ جان سکیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان تربیت سے خواتین نے کس طرح فائدہ اٹھایا اور اسلام کی دعوت کو آگے بڑھانے میں اپنا کردار کس خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کتاب کے مرتب مدینہ فاؤنڈیشن کے ریسرچ اسکالر، مفتی محمد زمان سعیدی رضوی صاحب اور ناشر کتاب کو سعادت دارین سے نوازے اور اِن کی علمی، تحقیقی کوششوں کو قبول فرمائے۔

زاویہ نشین: رضاءالدین صدیقی

چیئرمین زاویہ فاؤنڈیشن لاہور

تقریظِ سعید

یگانۂ روزگار، آبروئے علم ودانش، شہسوارِ تصوف

جناب پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی صاحب

استاذ شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

اِسلام کی درخشندہ و تابندہ تاریخ فداکاری اور سرفروشی کی دستاویز محبت و عقیدت ہے جس کی محیّر العقول جزئیات پڑھ کر جانی و مالی قربانیاں دینے والی جلیل القدر ہستیوں کی بارگاہ میں سرِ ارادت خم ہوجاتا ہے کہ اِن قدسی صفات اَفراد نے عام اِنسانی جذبات واِحساسات کے خاک نہاد دائرے سے بالاتر ہوکر عظمتِ دوام کے حلقۂ حق میں کیسے کیسے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے جنھیں خود تاریخ دَم بخود ہوکر دیکھتی ہے، اِسی احساس کے ساتھ بجا طور پر یہ خیال بھی دل و دماغ پر دستک دیتا ہے کہ اِس ازلی واَبدی پیغام میں کتنی زور دار کشش اور تاثیر ہے جس نے اپنے ابتدائی ماننے والوں کے قلب ونظر کو اِس قدر منقلب کر دیا تھا اور اِس پیغامِ نور لانے والے پیکرِ نور کی نگاہِ ناز کے فیضانِ خاص کا کیا عالَم ہوگا جس نے اپنے عرفانِ رسالت کے معنی آشناؤں کو ایسی رفعتِ کردار پر فائز کیا جو قدسیوں کے لیے بھی سرمایۂ استعجاب ورَشک ہے۔

سرپردۂ نبوت میں باریاب ہونے کی سعادت حاصل کرنے والے خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن ایمان وایقان، اخلاق وآداب، شانِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ادارک اور اُس کی حفاظت کے نازک ترین تقاضوں کے حوالے سے اُمت کے لیے مشعل راہ ہیں اور اُن کی یہ ایمان اَفروز حیثیت قیام قیامت تک اسی طرح برقرار رہے گی، اِس خاص آداب آشنائی میں صحابہ وصحابیات کا طرزِ عمل ہم

سب کے لیے دارالامان دین اور میزانِ محبت ہے۔

سیّدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا عہدِ رسالت کے اُسی کاروانِ کمال کی ایک فردِ فرید ہیں، اُن کی روشن زندگی اسلام میں خواتین کے معیاری کردار کا سنہرا باب ہے، اُن کے باطن میں ایمان وایقان کا جو رسوخ تھا، وہ اُن کی گوہریں گفتار سے بھی ظہور کرتا رہا اور اُن کی کتابِ کردار کی سطر سطر سے بھی عیاں ہوتا رہا، اُنھوں نے زندگی بھر معمولاتِ خانہ داری بھی بہ طریقِ احسن انجام دیئے۔ اولا دو اَفرادِ خانہ کی دینی ودنیوی تربیت کی کٹھن ذمّہ داری بھی بخوبی نباہی، اپنے تمام تر ایمانی ودینی تقاضے بھی غیر معمولی عزم وہمت سے پورے کیے، اعتقادی وعسکری محاذوں پر بھی بے مثال حمیت واِستقلال کا مظاہرہ کیا اور میدانِ کارزار میں ہمیشہ اگلی صفوں میں شامل رہ کر لوحِ ایام پر یہ صداقت نقش کر دی کہ اِسلام میں خواتین کا معیاری کردار کیا ہوتا ہے۔

اِسلام کی نشر واشاعت، معیاری اِسلامی معاشرے کی تشکیل اور اِسلامی مملکت کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کے سلسلے میں حضرت سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے خانوادے کا یادگار کردار ہمت وحمیت کی وہ سرسبز سرگذشت ہے جو آج بھی ہمارے قلوب واَذہان کو منوّر ومسخر کرتی ہے۔ حریمِ رسالت کے ظاہری وباطنی آداب اور اُن سے مربوط جملہ تقاضوں کی درست تفہیم کے سلسلے میں دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ساتھ اُس سالارِ صحابیات رضی اللہ عنہن اور اُن کے خاندان کی خصوصی خدمات کا مطالعہ بے حد اہمیت واَفادیت کا حامل ہے۔

کتاب ''**غازیۂ اُحد سیدہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا اور آپ کا خاندان**'' کے مرتب، مدینہ فاؤنڈیشن کے فاضل ریسرچ سکالر جناب مفتی محمد زمان سعیدی رضوی صاحب

خصوصی تحسین وستائش کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ذمہ دارانہ محنت سے مختلف مستند منابع سے اِس بابرکت کتاب کا ابتدائی مواد جمع کیا اور اِسے تدون وترتیب کے کٹھن مراحل سے گزار کر ایسی عمدہ محققانہ تالیف کی شکل میں افادۂ عام کے لیے پیش کیا۔ کتاب میں تمام حوالہ جات کا ذکر بہت عرق ریزی سے کیا گیا ہے جس سے اُس کے مطالب کا پایۂ اعتبار اور اِن کی استنادی حیثیت بہت بڑھ گئی ہے۔

''**مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان**'' بجا طور پر ہمارے تشکر وسپاس کی مستحق ہے کہ اِس کے زیرِ اہتمام ''خاتون اُحد سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا اور آپ کا خاندان'' کے عنوان پر شایانِ شان انداز میں اِن کے تذکار شائع کیے جا رہے ہیں۔

عاشقانِ رسالت کے لیے غیر تجارتی بنیادوں پر شائع کیا جانے والا یہ صحیفۂ محبت مستند مواد پر مبنی ہے اور اِس کا سادہ وباوقار اسلوبِ تحریر بھی ایسا ہے جس سے ہر کوئی بہ سہولت استفادہ کر سکتا ہے۔ ''مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان'' نے رسالت کے پیغامِ رحمت کے فروغ کے لیے مستند اور اِیمان افروز کتابوں کی اشاعت کا جو مبارک سلسلہ شروع کر رکھا ہے، یہ کتاب اِس علمی وروحانی کہکشاں کا ایک اہم ستارہ ہے۔

معین نظامی

پروفیسر فارسی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

29 جون 2019ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلیل القدر صحابیہ، فارسۃ العرب، خاتونِ اُحد سیدہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا کی پُرنور سیرت بلاشبہ سراپا فضیلت ہی فضیلت ہے، آپ کی مہکتی ہوئی سیرت کی تذکرہ نگاری سعادت کا باعث ہے اور آپ کی زندگی کے مبارک اور قابل رشک اُن لمحات کا تذکرہ کس قدر خوشگوار و دلنشیں ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واطاعت، اُلفت ومحبت، جذبۂ عشق، وفاداری اور وفاشعاری میں گزرے۔

اسمِ گرامی: آپ رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی "نسیبہ" ہے۔

کنیت: اُمّ عمارہ، اُم حبیب

سلسلۂ نسب: کچھ اِس طرح ہے "سیدہ اُمّ عمارہ نسیبہ بنت کعب بن عَمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار" ❶

والدۂ ماجدہ کا سلسلۂ نسب: "رباب بنت عبد اللہ بن حبیب بن زید بن ثعلبہ بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارث بن عضب بن جشم بن خزرج" ❷

سالِ ولادت: قدیم عربی تاریخی مآخذ میں سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کی تاریخ ولادت کے متعلق کوئی مستند قول ذکر نہیں کیا گیا۔ ایک محتاط قول کے مطابق آپ ہجرتِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے چالیس سال قبل مدینہ منورہ میں پیدا ہوئیں۔ ❸

---

❶ ---"الطبقات الکبری" محمد بن سعد المتوفی: 230ھ
الجزء الثامن: وَمِنْ نِسَاءِ بَنِي النَّجَّارِ، 4549-أُمُّ عُمَارَةَ رضی اللہ عنہا: الصفحۃ 303: مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

❷ ---"الطبقات الکبری" محمد بن سعد المتوفی: 230ھ
الجزء الثامن: وَمِنْ نِسَاءِ بَنِي النَّجَّارِ، 4549-أُمُّ عُمَارَةَ رضی اللہ عنہا: الصفحۃ 303: مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

❸ ---"صحابیات" نیاز فتح پوری المتوفی: 1966ء
الصفحۃ 182: مطبوعہ صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ منڈی بہاء الدین پاکستان

خاندانی عظمت وشرافت

سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی ذیلی شاخ ''بنونجار'' خاندان سے تھا۔ یہ خاندان اپنے فضل وشرف میں پورے مدینہ منورہ میں مشہور و معروف تھا، اِس خاندان نے ہمیشہ اِسلام اور مسلمان کی خدمت میں بھرپور حصہ لیا۔

1 حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِس خاندان کو اپنا نَنھیال کہا کرتے تھے (کچھ روایتوں میں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدہ ماجدہ، طیبہ وطاہرہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کا تعلق بنونجار سے تھا۔ اِس معاملے میں شاید مؤرخین سے سہو واقع ہوا ہے لیکن معروف اور مستند یہی ہے کہ آپ قریش کے قبیلہ زُہرہ سے تعلق رکھتی تھیں)۔ پہلی بار جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چھ سال کی ظاہری عمر مبارک میں اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا اور جناب اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا (جو والدِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رئیس مکہ، سیدنا عبداللہ علیہ السلام کی کنیز تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے والدِ ماجد کے ترکے میں ملی تھیں) کے ہمراہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو کم وبیش ایک ماہ تک اِن نفوس قدسیہ کی میزبانی کا شرف بنونجار ہی کو حاصل ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے بچپن کے اِس مبارک سفر کو ہمیشہ یاد فرمایا کرتے تھے۔

2 ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: ''هُمْ أَخْوَالُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِأَنَّ أُمَّهُ سَلْمَى مِنْهُمْ'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے داداجان متولیٔ خانہ کعبہ جناب سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے ننھیال کا تعلق بھی اِسی قبیلہ سے تھا، آپ کی والدہ ماجدہ جناب سیدہ سلمٰی رضی اللہ عنہا (بنت زید بن عدی) بنونجار سے تھیں۔ [1]

---

[1] ۔۔۔ ''فتح الباري شرح صحيح البخاري'' أبو الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني المتوفى: 773ھ كِتَابُ الصَّلاَةِ، بَابٌ: هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الجَاهِلِيَّةِ، وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ: الرقم 427: مطبوعہ بیروت

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچاجان ،سیدالشہداء ، امیر طیبہ حضرت سیدنا امیرحمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری چچی جان) حضرت خولہ بنت قیس بن قہد بن بنی مالک رضی اللہ عنہا کا تعلق بھی بنونجار سے تھا۔ ❶

اِنھی کے بطن سے آپ کے صاحبزادے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ ہوئے۔ یہ خوش بخت خاتون اپنے شوہر نامدار کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہوگئیں۔ فیاضی وسخاوت، اِیثار قربانی اور بےلوث عطا اِن کے خصوصی اَوصاف تھے۔ اِن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑی محبت وعقیدت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اِن پر بڑا ناز اور اعتماد تھا۔ کتب سیرت و حدیث میں ایک واقعہ مذکور ہے جس سے آپ کی عظمت اور رفعتِ شان کا پتا چلتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''عرب کا ایک بدو بارگاہِ رسالت میں اپنے قرض کا مطالبہ کرنے کے لیے آیا (یاد رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقر کو بخوشی اختیار فرمایا ہوا تھا اور اِس پر فخر کا اظہار بھی کیا، اس لیے کبھی کبھار گھریلو یا اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کی ضروریات کا انتظام کرنے کے لیے قرض بھی لینا پڑتا تھا۔ یہ قرض کبھی نقدی کے صورت میں ہوتا اور کبھی غلّے اور اجناس کی شکل میں۔ یہ قرض عموماً مقامی یہودیوں سے لیا جاتا مگر کبھی کبھار عرب شخصیات اور بدو قبائل سے بھی حاصل کیا جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ اُمور تعلیم امت کے لیے تھے تاکہ قیامت تک کی انسانیت کے لیے اُسوہ بن جائے)۔ بدو نے بڑی ترشی سے قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ دیکھا تو سختی کا اظہار کیا اور فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، تجھے معلوم ہے تو کس سے بات کر رہا ہے؟ بدو کہنے لگا میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں (کوئی ناروا مطالبہ تو نہیں کر رہا)

---

❶ ـــــ''الطبقات الکبری'' محمدبن سعد المتوفی:230ھ الجزء الثالث:طَبَقَاتُ الْبَدْرِيِّينَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، 2-حمزة بْن عَبْد المطلب رضی اللہ عنہ: الصفحة5:مطبوعه بیروت

ایسی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

ایسی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بلند اخلاق کے مالک اور حق وصداقت کے علمبردار تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا یہ شخص اپنا مطالبہ پیش کرنے میں حق بجانب ہے تم لوگوں کو تو اِس کی حمایت کرنا چاہیے تھی۔ گو یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ'' (سورۃ النساء:135) یعنی ''انصاف پر خوب قائم رہو اللہ کے لیے'' کے حکم قرآنی کی تشریح فرما رہے تھے۔ اُس عربی بدو کو کئی انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اُس کے مطالبے کے مطابق کھجوریں دینے کا ارادہ ظاہر کیا مگر اتفاق سے اُن میں سے کسی کی کھجوریں اُس کے مطلوبہ معیار کی نہیں تھیں اس لیے بدو نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چچی جان حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نہایت مالدار خاتون تھیں اور مدینہ منورہ کے باہر اِن کے متعدد باغات تھے جہاں اعلیٰ درجے کی کھجوریں پیدا ہوتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف ایک صحابی کو روانہ کیا اور کہلوایا: ''اگر آپ کے پاس کھجوریں ہوں تو ہمیں اتنی مدت تک کے لیے قرض دے دیں۔ جب ہماری کھجوریں آجائیں گیں تو ہم واپس کر دیں گے''۔

حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''نَعَمْ، بِأَبِيْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ''

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں، باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان، آپ کو جس قدر کھجوروں کی ضرورت ہو، آپ لے لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن کے مال سے قرض ادا کیا اور اُس بدو کو کھانا کھلایا۔ وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن اخلاق، حسن معاملہ اور مہمان نوازی سے بہت متأثر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ عرصہ بعد اپنی چچی جان کو اعلیٰ کھجوریں واپس کیں۔ [1]

---

[1] ''سنن ابن ماجه'' أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، ابن ماجة المتوفى: 273ھ
كِتَابُ الصَّدَقَاتِ، بَابٌ لِصَاحِبِ الْحَقِّ سُلْطَانٌ: الرقم 2426: مطبوعه دار إحياء الكتب العربية

۴　خاندان بنونجار اپنی مضبوط مالی ومعاشی حالت کے اعتبار سے مدینہ منورہ کے رئیس تھے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مسجد نبوی کی زمین قبیلہ بنونجار کی ملکیت تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ بنونجار کے لوگوں کو بلایا اور فرمایا: ''يَابَنِي النَّجَّارِ، ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا'' اے بنونجار! تم اپنا باغ میرے ہاتھ بیچ ڈالو، جتنی قیمت لگاؤ گے وہ تمام ادا کی جائے گی۔ سب نے عرض کیا:

''لَا وَاللّٰهِ، لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ'' [1]

اللہ کی قسم ہم تو اس باغ کی قیمت نہ لیں گے، ہم اللہ ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں یعنی ہم آخرت کا ثواب چاہتے ہیں، دنیا کا روپیہ، پیسہ درکار نہیں۔

۵　ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میزبانی کا شرف حاصل کرنے والے عظیم المرتبت صحابی رسول سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا تعلق بھی خاندان بنونجار سے تھا۔ میزبانی رسول کا اعزاز حاصل ہونے پر بنونجار مسرت و شادمانی سے نہال ہوگئے۔ اُن کی معصوم بچیاں دُف بجابجا کر یہ نغمہ الاپ رہی تھیں:

''نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ　يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ''

ہم بنونجار کی بچیاں ہیں (اور کتنی خوش قسمت ہیں کہ سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا ہی اچھے (ہمارے) پڑوسی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر تبسم بھرے لہجے میں ارشاد فرمایا: ''اَللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ'' [2]

اللہ تعالیٰ جانتا ہے میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

---

[1] ـــ ''صحيح البخاري'' أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري المتوفى: 256ھ
كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ: هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الجَاهِلِيَّةِ، وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ: الرقم 428: مطبوعه بيروت

[2] ـــ ''سنن ابن ماجه'' أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، ابن ماجة المتوفى: 273ھ
كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْغِنَاءِ وَالدُّفِّ: الرقم 1899: مطبوعه دار إحياء الكتب العربية

٦ خاندان بنونجار کے اَفراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت عزیز اور محبوب تھے۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اہل مدینہ نے دینی اُمور کی بجا آوری کے لیے بارہ نقیب منتخب کیے تھے۔ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بنونجار کے نقیب (سردار) مقرر ہوئے۔ ہجرت کے تھوڑے عرصے بعد ہی اُن کا وصال ہوگیا۔ بنونجار کے نمائندہ اَفراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اسعد رضی اللہ عنہ کی جگہ اب کسی اور کو بنونجار کا سردار بنادیجیے!''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' اَنْتُمْ اَخْوَالِی وَاَنَا نَقِیْبُکُمْ '' ❶

بنونجار میرے ماموں ہیں، اِس لیے اب میں خود اِن کا نقیب ہوں۔

کتنی عظیم سعادتیں خاندان بنونجار کو حاصل ہوئیں، یہ خاندان حقیقی معنوں میں انصار کا بہترین خاندان گردانا جاتا ہے۔ اتنے عظیم و برتر خاندان میں جناب سیدہ اُمّ عمارہ نُسیبہ بنت مالک رضی اللہ عنہا نے پرورش پائی جن کی سرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے۔

سگے بہن بھائی

سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کا خاندان ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کا معاون رہا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے دو بھائیوں اور ایک بہن نے تاحیات اِسلام کی تمام جنگوں میں بھرپور حصہ لیا۔

١ عبداللہ بن کعب بن عمرو المازنی رضی اللہ عنہ

آپ کے بڑے بھائی ہیں۔ اِن کی کنیت ابوالحارث معروف تھی۔ غزوہ بدر سمیت تاحیات تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں مالِ غنیمت اور دیگر غزوات میں خُمس کے اَموال کی حفاظت پر مامور تھے۔ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ

❶---"أسد الغابة فی معرفة الصحابة" عزالدین ابن الأثیر الجزری المتوفی:630ھ
المجلد الاول، باب الهمزة والسین:98-أسعد بن زرارة رضی اللہ عنہ: الصفحة205:مطبوعه بیروت

نے 30 ہجری میں وفات پائی۔ امیر المومنین سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے اِن کے نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔ ❶

۲ عبدالرحمن بن کعب بن عمرو انصاری المازنی رضی اللہ عنہ

آپ حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کے دوسرے بھائی ہیں اِنھیں شرف صحابیت حاصل تھا۔ کنیت ابو لیلیٰ تھی۔ غزوۂ اُحد اور بعد کے غزوات میں شریک تھے۔

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے آخر میں یا امیر المؤمنین سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے اوائل میں وفات پائی۔ ❷

۳ مؤرخ و محدث ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کی ایک ہمشیرہ کا ذکر بھی کیا ہے جو آپ کے ساتھ ہمیشہ مہمات میں شریک ہوتیں لیکن اِن کا نام اور دیگر احوال دستیاب نہیں ہو سکے۔ ❸

قبولِ اِسلام

سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا پہلے مرحلے میں اِسلام قبول کرنے والے خوش نصیب افراد میں سے ہیں۔ یوں آپ رضی اللہ عنہا کو السابقون الاوّلون کی شان حاصل ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت سے قبل حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں مبلغ اِسلام بنا کر بھیجا تو حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاندان سمیت اِن کے ہاتھ پر اِسلام قبول کر لیا۔

---

❶ ---"أسد الغابة فی معرفة الصحابة" عز الدین ابن الأثیر الجزری المتوفی:630ھ المجلد الثالث، 3151- عبد الله بن کعب بن عمرو الأنصاري رضی اللہ عنہ: الصفحة 370: مطبوعه بیروت

❷ ---"الاستیعاب في معرفة الأصحاب" عبد الله بن عبد البر القرطبي المتوفی:463ھ المجلد الرابع، 3153 أَبُو لیلی، عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْن کعب الأَنْصَارِيّ رضی اللہ عنہ: الصفحة 1742: مطبوعه بیروت

❸ ---"البدایة والنهایة" ابن کثیر: أبو الفداء إسماعیل بن عمر الدمشقی المتوفی:774ھ المجلد الثالث: فَصْلٌ يَتَضَمَّنُ أَسْمَاءَ مَنْ شَهِدَ بَيْعَةَ الْعَقَبَةِ الثانية: الصفحة 205: مطبوعه دار الفکر بیروت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرفِ بیعت

جب آفتابِ اسلام سرزمین عرب پر چمکا تو پاکیزہ دِلوں نے اس دعوت حق کو قبول کرلیا جسے حبیب کبریا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب جل جلالہ کی طرف سے لائے تھے۔عقبہ اولیٰ کی بیعت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دعوتِ اسلام کا پہلا سفیر بنا کر بھیجا۔انھوں نے مدینہ منورہ میں اِسلام کی نشر واشاعت میں کمال درجے کی کامیابی حاصل کی۔لوگ اِن کے پرسکون اسلوب،عطر بیز اوصاف، شفقت بھرے مضبوط دلائل اور ان کی قابل رَشک ذہانت وفطانت سے متاثر ہوکر اُن کے اردگرد جمع ہونے لگے۔سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اِسلام قبول کیا اور اِس طرح دنیا وآخرت کی سعادت حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔اگلے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیعت کرنے کی غرض سے مدینہ منورہ کے 73 مرد اور دو خواتین حاضر ہوئے۔اسے بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں۔ دوعورتوں میں ایک تو سیدہ اُم عمارہ نسیبہ رضی اللہ عنہا اور دوسری خاتون سیدہ اُمّ منیع اسماء بنت عمرو رضی اللہ عنہا تھیں،بابرکت بیعت عقبہ ثانیہ مکمل ہوئی اور سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ❶

رشتۂ ازدواج

جناب سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے دوشادیاں کیں،پہلا نکاح آپ کے چچازاد حضرت زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے ہوا جو خود بھی السابقون الاوّلون صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں

❶ ---"صحابیات الرسول"ابو عمار محمود المصری
الصفحۃ 418،419:مطبوعہ دارالاندلس لاہور

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

سے تھے۔ اِن سے اللہ تعالیٰ نے اُنھیں دو صاحبزادے عطا کیے۔ ① حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ اور ② عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ حضرت زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح حضرت غزیہ بن عمرو بن عطیہ النجاری رضی اللہ عنہ سے ہوا (بعض کتب میں عربہ نام ذکر کیا گیا ہے)۔ اِن سے بھی دو بچے تمیم اور خولہ رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ ❶

اولادِ اَمجاد

آپ رضی اللہ عنہا کے تمام صاحبزادے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے تھے جنھوں نے اپنے کارناموں سے تاریخ کو روشن اور معطر کیا۔ یہاں آپ رضی اللہ عنہا کے دو بڑے صاحبزادوں کا ذکر خصوصی طور پر کیا جاتا ہے۔

ا حضرت حبیب بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ

یہ آپ کے بڑے صاحبزادے پہلے شوہر حضرت زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے تھے۔ انھوں نے اپنے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیعت عقبہ (یعنی اُن ستر اصحاب میں شامل تھے جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دست اقدس پر بیعت فرمائی)، اُحد، خندق اور دیگر غزوات میں شرکت کی۔ آپ نے گھر کے نورانی ماحول میں پرورش پائی۔ آپ کو "سفیر الصدق" (سچائی کا سفیر) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ تفصیل اُس کی کچھ اِس طرح ہے کہ علاقہ نجد میں جب مسیلمہ کذاب مرتد ہوگیا اور دعویٰ کردیا کہ وہ بنوحنیفہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اُس کی قوم کے بعض اَفراد نے

---

❶ ۔۔۔"الطبقات الکبری" محمد بن سعد المتوفی:230ھ
الجزء الثامن: وَمِنْ نِسَاءِ بَنِي النَّجَّارِ، 4549-أُمُّ عُمَارَةَ رضی اللہ عنہا: الصفحة303: مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت
"أسد الغابة فی معرفة الصحابة" عز الدین ابن الأثیر المتوفی:630ھ
المجلد السابع، کتاب النساء: حرف النون: 7319-نسیبة بنت کعب رضی اللہ عنہا: الصفحة267: مطبوعه بیروت

قوم وقرابت کی وجہ سے کذاب کے کہنے کو درست سمجھ لیا، کذاب کی یہ خطرناک مہم قوم میں سرایت کرتی چلی گئی اور زمین میں فساد برپا ہو گیا، اُس موقع پر سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں منتخب کیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام لے کر یمامہ کی علاقے مسیلمہ کذاب کے پاس جائیں اور اُسے گمراہی، جھوٹ اور دَجل وفریب سے باز آجانے کی تلقین کریں۔ مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس اور سفارتی آداب کی پروانہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد صحابی سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے کو پکڑ کر ایک ستون سے باندھ دیا۔ مسیلمہ کذاب نے سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

''أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ''

کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔؟

سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: ''ہاں!''

مسیلمہ کذاب نے پھر پوچھا: کیا تم یہ بھی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ (العیاذ باللہ) تو سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ''أَنَا أَصَمُّ لَا أَسْمَعُ'' میں بہرا ہوں مجھے کچھ سنائی نہیں دیتا۔ مسیلمہ کذاب نے بار بار یہ سوال کیا تو آپ کے شہزادے سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ نے ہر دفعہ یہی جواب دیا۔ تذکرہ نگار لکھتے ہیں:

''فَقَطَعَهُ مُسَيْلَمَةُ عُضْوًا عُضْوًا وَمَاتَ شَهِيْدًا رَحِمَهُ اللهُ'' [1]

---

[1]۔۔۔''الاستيعاب في معرفة الأصحاب'' عبد البر القرطبي المتوفى: 463ھ المجلد الاول: 472 حبيب بن زيد بن عاصم رضی اللہ عنہ: الصفحة 319: مطبوعه بيروت

''أسد الغابة فی معرفة الصحابة'' عز الدين ابن الأثير الجزری المتوفی: 630ھ المجلد الاول، 1049 - حبيب بن زيد بن عاصم رضی اللہ عنہ: الصفحة 675: مطبوعه بيروت

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انسان نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

مسیلمہ کذاب نے اِن کے جسم کا ایک جوڑ جوڑ کاٹ دیا جس کی وجہ آپ جامِ شہادت نوش کر گئے اور اُن کی روح پاک اپنے خالق کی طرف راضی وخوشی پرواز کر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اِن کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ نے خاندانِ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کے لیے خیر و برکت کی دعا کی۔ اُس وقت سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے کمال صبر کا مظاہرہ کیا۔ جب مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ کا موقع آیا تو آپ اپنے صاحبزادے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ کے لیے نکلیں اور اُس وقت نذر مانی کہ جب تک مسیلمہ کذاب قتل نہیں ہوجاتا، وہ غسل نہیں کریں گی۔ ❶

سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت شاعر مالک بن عمرو الثقفی نے درج ذیل اشعار میں انھیں خراجِ عقیدت پیش کیا:

مَضَی صَاحِبِیْ قَبْلِیْ وَ خَلَفْتُ بَعْدَہٗ
فَکَیْفَ بِأَعْضَائِیْ الْبَقِیَّۃِ أَصْنَعُ

میرا دوست چلا گیا اور میں اُن کے پیچھے رہ گیا، میں اپنے اِن بقیہ اعضا کو کیا کروں گا؟

وَ قَالَ لَہٗ الْکَذَّابُ تَشْھَدُ اِنَّنِیْ
رَسُوْلٌ فَأَوْمَأَ اِنَّنِیْ لَسْتُ اَسْمَعُ

کذاب نے اُن سے کہا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں رسول ہوں تو انھوں نے اشارہ کیا کہ میں سنتا نہیں ہوں۔

فَقَالَ أَ تَشْھَدُ أَنَّھَا لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فَنَادٰی بِدَعْوَی الْحَقِّ لَایَتَتَعْتَعُ

❶ ۔۔۔۔"الکتاب المصنف في الأحادیث والآثار" أبو بکر بن أبي شیبۃ المتوفی: 235ھ
کِتَابُ التَّأْرِیخِ، حَدِیثُ الْیَمَامَۃِ وَمَنْ شَھِدَھَا: الرقم 33718: مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض

اُس نے کہا کیا تم گواہی دیتے ہو رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے ہے تو انھوں نے پکار کر حق کی بات کا اعلان کیا جب کہ زبان میں کوئی لکنت نہ تھی۔

فَضَرَبَ اُمَّ الرَّاْسِ فِیْهِ بِسَیْفِهٖ
غَوٰی لَحَاهُ اللّٰهُ بِالْفِتْكِ مَوْلَعٌ ❶

اس نے سر کی کھوپڑی پر تلوار کا وار کیا، اللہ کی اُس پر لعنت پھٹکار، میرے دوست نے جامِ شہادت نوش کر لیا۔

۲ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ

آپ کے دوسرے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ ہیں، اِن کی کنیت ابو محمد ہے۔ غزوۂ اُحد، فتح مکہ، غزوۂ حنین اور دیگر جنگوں میں شریک تھے۔ اِس میں اختلاف ہے کہ آپ غزوہ بدر میں شریک تھے یا نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں شرکت نہیں کی، اِس قول کو ترجیح ہے۔ غزوات کے علاوہ اِنھیں حدیبیہ میں بیعت رضوان اور عمرۃ القضا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔ لیلۃ العقبہ کے موقع پر آپ بھی اُن مقدس ہستیوں میں شامل تھے جنھوں نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ راویِ حدیث ہیں۔ مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آرام کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وضو مبارک کی کیفیت، نمازِ استسقا کی کیفیت اور مشہور حدیث مبارک ''مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ'' (میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ باغاتِ جنت میں سے ایک باغ ہے) کے راوی اور اِس سعادت عظمٰی کی سماعت حاصل کرنے والے یہی حضرت

❶---''منح المدح'' ابوالفتح محمد بن محمد المعروف بابن سید الناس المتوفی:732ھ الصفحۃ 301،302:مطبوعہ دار الفکر دمشق

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ ہیں۔محدث ابن جوزی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے آٹھ متفق علیہ احادیث روایت کی ہیں۔ ❶

جب کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اسناد سے ''مسند احمد'' میں حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے 43 روایات نقل کی ہیں۔غزوۂ اُحد کے واقعات کا تذکرہ آپ نے اپنی زبانی کیا۔ فرماتے ہیں کہ میں غزوۂ اُحد میں زخمی ہو گیا، خون بند نہیں ہو رہا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اِعْصِبْ جُرْحَكَ''

اپنے زخم پر پٹی باندھ لو۔فرماتے ہیں، پس میری والدہ میری طرف آئیں اُن کے پاس اِزار بند میں پٹیاں تھیں، اُنھوں نے میرے زخم پر پٹی باندھی۔اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے میری طرف دیکھ رہے تھے۔میری والدہ نے کہا:

''اِنْهَضْ بُنَيَّ فَضَارِبِ الْقَوْمَ''

اُٹھو میرے بیٹے! اور کفار کی قوم سے جنگ کرو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس لمحے ہم ماں، بیٹے کو ملاحظہ فرما رہے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری والدہ سے فرمایا:

''وَمَنْ يُطِيقُ مَا تُطِيقِينَ يَا أُمَّ عُمَارَةَ!''

اے اُم عمارہ! تمہارے جتنی طاقت کون رکھتا ہے؟ (یعنی کون ہے جو تیری طرح کا ہو سکتا ہے؟) اتنے میں وہ شخص پلٹ کر آیا جس نے مجھ پر وار کیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری والدہ سے فرمایا: ''یہ وہ شخص ہے جس نے تیرے بیٹے پر وار کیا تھا'' بس میری والدہ ماجدہ نے یہ سنتے ہی اُس شخص پر حملہ کر دیا اور اُس کی

❶ ---''تلقيح فهوم أهل الأثر في عيون التاريخ والسير'' أبي الفرج عبد الرحمن ابن الجوزي المتوفى:597ھ الجزء الاول: حرف الْعين الْمُتَّفق عَلَيْهِ: الصفحة386: مطبوعه شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم بيروت

پنڈلی پر تلوار ماری جس سے وہ زمین پر گر گیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اِسۡتَقَدۡتِ یَا أُمَّ عُمَارَةَ'' اے اُمّ عمارہ! تو نے بدلہ لے لیا۔

پھر ہم نے ہتھیاروں سے اُس پر لگاتار حملہ کیا یہاں تک کہ اُس کا کام تمام کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِی ظَفَّرَكِ وَأَقَرَّ عَيۡنَكِ مِنۡ عَدُوِّكِ وَأَرَاكِ ثَأۡرَكِ بِعَيۡنِكِ''

تمام تعریفیں اُس ذات کے لیے ہیں جس نے تمھیں کامیابی عطا فرمائی، دشمن کی طرف سے تمھاری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب فرمائی اور تمھاری آنکھوں کے سامنے تمھیں اپنے دشمن سے انتقام کا منظر دکھایا۔

مزید فرماتے ہیں: ''جب اُحد کے دن لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے بکھر گئے تو میں اور میری والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوئے اور ہم دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: تم اُمّ عمارہ کے بیٹے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تیر برساؤ'' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتے ہوئے ایک شخص پر پتھر پھینکا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ پتھر سیدھا گھوڑے کی آنکھ پر لگا، گھوڑا لڑکھڑایا جس سے گھوڑا اور اُس کا سوار زمین پر گر پڑے۔ میں اُسے لگاتار پتھر مارنے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ منظر دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری والدہ ماجدہ کا زخمی کندھا دیکھ کر دو بار فرمایا: ''اپنی ماں کا خیال کرو، اُن کے زخم پر پٹی باندھو'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

''بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمۡ مِنۡ أَهۡلِ بَيۡتٍ''

اللہ تعالیٰ تمھارے خاندان پر برکت نازل فرمائے۔

''مَقَامُ أُمُّكِ خَيْرٌ مِنْ مَقَامِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ''

تمھاری والدہ کا مقام فلاں فلاں سے بہتر ہے۔

''رَحِمَكُمُ اللهُ أَهْلَ الْبَيْتِ''

اللہ تعالیٰ تمھارے خاندان پر رحم فرمائے۔

میری والدہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں بھی آپ کی رفاقت نصیب فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا فرمائی:

''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ رُفَقَائِي فِي الْجَنَّةِ''

''اے اللہ! انھیں جنت میں میرا ساتھی بنانا''

سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''مَا أُبَالِيْ مَا أَصَابَنِيْ مِنَ الدُّنْيَا''[1]

اب دنیا سے جو بھی مجھے تکلیف پہنچے مجھے اُس کی کوئی پروا نہیں۔

بہادر ماں کے بہادر بیٹے نے تمام عمر شجاعت و بسالت کا مظاہرہ فرمایا۔ جرأت و غیرت آپ نے ورثے میں پائی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر تیار کیا تو آپ اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ اُس لشکر میں شامل تھے۔ گھمسان کی جنگ ہوئی اور کذاب چھپنے پر مجبور ہو گیا۔ اتنے میں جناب وحشی نے مسیلمہ کذاب پر اپنا حربہ پھینکا

---

[1] ـــــ ''كتاب المغازي'' أبو عبد الله محمد بن عمر بن واقد السهمي الواقدي المتوفى: 207ھ

الجزء الاول: غَزْوَةُ أُحُدٍ: الصفحة 273: مطبوعه دار الأعلمي بيروت

''الطبقات الكبرى'' محمد بن سعد المتوفى: 230ھ

الجزء الثامن: وَمِنْ نِسَاءِ بَنِي النَّجَّارِ، 4549- أُمُّ عُمَارَةَ رضي الله عنها: الصفحة 305: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے تلوار کے وار سے اُسے کاٹ کر رکھ دیا۔ یوں آپ نے اپنے بھائی کا بدلہ اور اپنی والدہ کی خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

اِس واقعے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کے مشاغل اور سرگرمیوں کے بارے میں کتبِ سیرت خاموش ہیں۔

یزید کے مفاسد کے زمانے میں ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ انصاری رضی اللہ عنہ لوگوں سے یزید کے خلاف موت پر بیعت لے رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''لَا أُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ❶

ہم تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست حق پرست پر موت کی بیعت کر چکے اب دوبارہ کسی اور کے ہاتھ پر اُس کی تجدید کی ضرورت نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ یزید کی حکومت سے سخت بیزار تھے اور اُس کے لشکر کے خلاف لڑنا اُن کے نزدیک جہاد کی حیثیت رکھتا تھا۔ چناں چہ 63 ہجری میں یزیدی لشکر کے خلاف لڑتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ اپنے دونوں بیٹوں خلاد اور علی سمیت مدینہ منورہ میں شہید ہو گئے۔ ❷

اُحد کے دن غنیمت تھیں نُسیبہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا
عَلَم دارِ شجاعت تھیں نُسیبہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا
بنو نجار سے تھیں عقبۂ کبریٰ میں شامل تھیں
ہر اچھائی کی صورت تھیں نُسیبہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا

❶۔۔۔''صحيح البخاري''أبو عبدالله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي المتوفى:256ھ كِتَابُ الجهاد ،بَابُ البَيْعَةِ فِي الحَرْبِ أَنْ لاَ يَفِرُّوا : الرقم 2959: مطبوعه دار طوق النجاة

❷۔۔۔''أسد الغابة فى معرفة الصحابة'' عز الدين ابن الأثير الجزرى المتوفى:630ھ المجلد الثالث، 2958-عبدالله بن زيد بن عاصم رضی اللہ عنہ: الصفحة 250: مطبوعه بيروت

اَوصافِ جمیلہ

امام ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''أُمُّ عمَّارَةَ الْمُبَايِعَةُ بِالْعَقَبَةِ الْمُحَارِبَةُ عَنِ الرِّجَالِ وَالشَّيْبَةِ، كَانَتْ ذَاتَ جِدٍّ وَاجْتِهَادٍ وَصَوْمٍ وَنُسُكٍ وَاعْتِمَادٍ'' ❶

سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا عقبہ میں بیعت کرنے والی، مردوں، جوانوں سے میدان جنگ میں لڑنے والی تھیں۔ وہ نماز، روزے کی پابند اور بڑی پُراعتماد خاتون تھیں۔

حافظ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں:

''نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مَبْذُوْلٍ الْفَاضِلَةُ الْمُجَاهِدَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ الْخَزْرَجِيَّةُ النَّجَّارِيَّةُ الْمَازِنِيَّةُ الْمَدَنِيَّةُ'' ❷

سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا، نسیبہ بنت کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول، فضیلت والی، مجاہدہ، انصاریہ، خزرجیہ، نجاریہ، مازنیہ اور مدنیہ تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کے بھائی بدری صحابہ میں سے تھے۔ عقبہ ثانیہ میں بابرکت بیعت کا شرف حاصل کرنے کے بعد دین عظیم کی اَمانت اُٹھا کر مدینہ منورہ پہنچیں اور مدینہ منورہ کی خواتین، اپنی اولاد، خاندان اور قوم کے افراد میں اِسلام کی نشرواشاعت شروع کردی۔ کیوں کہ آپ اچھی طرح جانتی تھیں کہ کائنات میں دین کی نشرو اشاعت محنت، ہمت، تگ ودُو اور ایثار وقربانی ہی سے ممکن ہے۔

---

❶ ـــــ ''حلية الأولياء وطبقات الأصفياء'' أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني المتوفى: 430ھ الجزء الثانى، أُمُّ عُمَارَةَ رضي الله عنها: الصفحة 64: مطبوعه دار الكتاب العربي - بيروت

❷ ـــــ ''سير أعلام النبلاء'' شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد الذهبي المتوفى: 748ھ المجلد الثالث، السَّابِقُوْنَ الأَوَّلُوْنَ: 146 - أم عمارة رضي الله عنها: الصفحة 515: مطبوعه دار الحديث - القاهرة

غزوات میں شمولیت

سیدہ اُمِ عمارہ رضی اللہ عنہا نہایت جری اور بہادر خاتون تھیں۔جن جن غزوات میں آپ نے شرکت کی۔اُن سب میں وفا شعاری اور ایثار وقربانی میں کمال کر دیا۔اس جلیل القدر صحابیہ نے جہاد فی سبیل اللہ میں وَالہانہ انداز اپنا کر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب اور خوشنودی حاصل کرنے میں تمام لوگوں سے سبقت لے جانے کا اعزاز حاصل کرلیا۔قدیم مؤرخ ومحدث ابن سعد لکھتے ہیں:

''شَهِدَتْ أُحُدًا وَالْحُدَيْبِيَةَ وَخَيْبَرَ وَعُمْرَةَ الْقَضِيَّةِ وَحُنَيْنًا وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ''[1]

انھوں نے غزوۂ اُحد،حدیبیہ(بیعت رضوان)غزوۂ خیبر،عمرۃ القضا،غزوۂ حنین اور جنگ یمامہ بھرپور حصہ لیا۔میدان جنگ میں سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیے۔چند غزوات کی تفصیل درج ذیل ہے:

ا غزوۂ اُحد میں تمغۂ بسالت

ہجرت کے تیسرے سال جب اُحد کا معرکہ پیش آیا،سیدہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا اُس میں شریک ہوئیں اور ایسی شجاعت،جانبازی اور عزم وثبات کا مظاہرہ کیا کہ تاریخ میں ''خاتونِ اُحد'' کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا غزوہ کے شروع میں دیگر خواتین کے ساتھ مشکیزوں میں پانی بھر بھر کر مجاہدین کو پلاتی تھیں اور زخمیوں کی خبر گیری کرتی تھیں۔جب جنگ کا

[1] ـــــ''الطبقات الکبری''محمد بن سعد المتوفی:230ھ الجزء الثامن:وَمِنْ نِسَاءِ بَنِي النَّجَّارِ،4549-أُمُّ عُمَارَةَ رضی اللہ عنہا:الصفحة303:مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

پانسہ پلٹ گیا اور مجاہدین اِنتشار کا شکار ہو گئے۔ حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے یہ کیفیت دیکھی تو انھوں نے مشکیزہ پھینک کر تلوار اور ڈھال سنبھالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچ کر کفار کے سامنے سینہ سپر ہو گئیں۔ کفار بار بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھتے اور اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا انھیں دوسرے ثابت قدم مجاہدین کے ساتھ مل کر تیر اور تلوار سے روکتیں۔ یہ بڑا نازک وقت تھا۔ بڑے بڑے بہادروں کے قدم لڑکھڑا گئے لیکن یہ شیر دل خاتون کوہِ استقامت بن کر میدان جنگ میں ڈٹی ہوئی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان جنگ میں اِن کی سرگرمیوں کو ملاحظہ کرتے رہے، ان کی جرأت و بہادری پر حوصلہ افزائی فرماتے اور دعاؤں سے نوازتے۔ اثنائے جنگ ایک بدبخت نے دُور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پتھر پھینکا۔ شمع رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروانے مضطرب ہو کر اِدھر اُدھر متوجہ ہوئے تو ابن قمیہ نامی ایک کافر درّاتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچ گیا اور تلوار کا ایک بھرپور وار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود (لوہے کا لباس) پہنا ہوا تھا، ابن قمیہ کی تلوار خود پر پڑی تو اُس کی دو کڑیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رُخسار مبارک میں لگ گئیں اور چہرہ مبارک سے خون جاری ہونے لگا۔ یہ سب کچھ اچانک ہو گیا۔ سیدہ اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھ کر بے تاب ہو گئیں اور آگے بڑھ کر ابن قمیہ کو روکا۔ یہ شخص قریش کا نامی بہادر تھا لیکن شیر دل اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا بالکل ہراساں نہ ہوئیں اور اُس پر نہایت جرأت کے ساتھ حملہ کیا۔ وہ دوہری زرہ پہنے ہوا تھا اِس لیے اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کی تلوار اچٹ گئی اور ابن قمیہ کو جوابی وار کرنے کا موقع مل گیا۔ اس سے اُن کے کندھے پر شدید زخم آیا لیکن ابن قمیہ کو بھی وہاں ٹھہرنے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ تیزی سے گھوڑا دوڑا کر بھاگ گیا۔ حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کے زخم سے خون کا پرنالہ

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

بہہ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے زخم پر خود پٹی بندھوائی اور آپ کی جرأت و بہادری کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''مَا الْتَفَتُّ يَمِيْنًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا وَأَنَا أَرَاهَا تُقَاتِلُ دُوْنِيْ'' [1]

جب بھی میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا ہی کو دیکھا، وہ میری حفاظت میں ڈھال بنی ہوئی قتال کر رہی تھی۔

حفاظت آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پامردی سے فرمائی
کہ اک کوہِ عزیمت تھیں نُسیبہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا
اُحد کی جنگ میں کفار آخر جب ہوئے پسپا
تو اِک وجہِ عزیمت تھیں نُسیبہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا
اُحد میں آئے بارہ زخم اُن کے جسم اطہر پر
مگر اِک وجہِ نُصرت تھیں نُسیبہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا

۲ غزوۂ بنو قریظہ میں شمولیت

غزوۂ اُحد میں شجاعت و جرأت کا مظاہرہ کرنے اور جسم پر شدید زخم لگنے کے باوجود بھی آپ رضی اللہ عنہا کے حوصلہ اور جوانمردی میں ذرا کمی نہ آئی۔ ہجرت کے پانچویں سال جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو قریظہ سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو

[1] ـــــ ''كتاب المغازي'' أبو عبد الله محمد بن عمر بن واقد السهمي الواقدي المتوفى: 207ھ
الجزء الاول: غَزْوَةُ أُحُدٍ: الصفحة 271: مطبوعه دار الأعلمي بيروت
''الطبقات الكبرى'' محمد بن سعد المتوفى: 230ھ
الجزء الثامن: وَمِنْ نِسَاءِ بَنِي النَّجَّارِ، 4549- أُمُّ عُمَارَةَ رضي الله عنها: الصفحة 305: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت
''تذكار صحابيات'' طالب ہاشمی
أُمُّ عُمَارَةَ رضي الله عنها: الصفحة 393، 394: مطبوعه البدر پبلی کیشنز لاہور

سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا بھی اُس غزوہ میں شریک ہونے کے لیے روانہ ہوئیں۔ آپ کو غزوۂ اُحد میں گہرے زخم آئے تھے۔ اُن کا علاج ابھی ہو رہا تھا لیکن اِس کے باوجود جہاد فی سبیل اللہ میں آپ کا سفر جاری رہا تا کہ دنیا جان لے کہ غزوہ اُحد میں لگنے والے گہرے زخم ان کے جذبہ ایمانی کو مضمحل نہیں کر سکے، ایمانی قوت نے اُن کے عزائم کو کمزور نہ ہونے دیا۔ ❶

۳ بیعتِ رضوان میں شمولیت

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر قریش کی طرف بھیجا تا کہ اُن کو یہ باور کرایا جائے کہ ہم صرف عمرہ کرنے کی غرض سے آئے ہیں اور لڑائی قطعاً نہیں کریں گے تو قریش نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس روک لیا کہ باہم مشورہ کر کے حتمی فیصلہ کے بعد انھیں روانہ کریں۔ اس میں کچھ دن زیادہ لگ گئے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو زیادہ دیر اُن کے پاس رُکنا پڑا، جس سے مسلمانوں میں یہ خبر پھیل گئی کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خبر سُن کر اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیعت رضوان کی دعوت دی تو سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے موت کے معاہدے پر آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے بھی اللہ تعالٰی کی رضا حاصل کرنے کے لیے بیعت کی سعادت حاصل کرنے والوں کا ساتھ دیا، جن خوش بخت ہستیوں نے اِس بیعت میں

---

❶---"صحابیات الرسول" ابو عمار محمود المصری
الصفحة 425: مطبوعہ دار الاندلس لاہور

حصہ لیا اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِہِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْہِمْ وَاَثَابَہُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا'' (القرآن) ❶

بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے تو اللہ کو (پہلے سے) معلوم تھا جو کچھ اُن کے دِلوں میں تھا تو اللہ نے اُن پر (دِل کا) سکون نازل فرما دیا اور انھیں بہت قریب آنے والی فتح کا انعام دیا۔

آپ نے بیعت رضوان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا۔

۴ غزوۂ خیبر اور عمرۃ القضا میں شرکت

ہجرت کے ساتویں سال ماہ محرم الحرام میں جب مسلمانوں کا لشکر خیبر کی طرف روانہ ہوا تا کہ یہودیوں کے شر و فساد کو جڑ سے اُکھاڑ کر رکھ دیا جائے۔ سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا اُس لشکر کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئیں، سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا میدان خیبر میں حاضر ہوئیں اور بہادر مسلمانوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تربیت یافتہ شہسواروں کے حیرت انگیز کارنامے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ پھر وہ فاتح لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ واپس آئیں اور عمرۃ القضا کے سفر پر جانے والوں کے ساتھ شامل ہوئیں تا کہ مومنین کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کر سکے۔ ❷

---

❶ ---''سورۃ الفتح ''الآیۃ:18

❷ ---''صحابیات الرسول''ابو عمار محمود المصری
الصفحۃ427:مطبوعہ دار الاندلس لاہور

۵ غزوہ حنین میں سیدہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا کی جانبازیاں

فتح مکہ کے بعد متصل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غزوہ حنین کے لیے روانہ ہوئے۔حنین، مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔تاریخ اسلام میں اس جنگ کا دوسرا نام غزوہ ہوازن بھی ہے۔سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا بھی جودوسخا اور جہاد فی سبیل اللہ میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئیں۔یہ غزوہ کسی بھی طرح غزوہ اُحد سے کم نہ تھا: اِس غزوہ میں آپ اُن مجاہدین کی صف میں شامل تھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ثابت قدم رہنے کی سعادت عطا فرمائی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں:

"غزوہ حنین کے دن جب لوگ گھمسان کی وجہ سے اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے، ہم چار عورتیں تھیں میرے پاس ایک تیز تلوار تھی اور اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک خنجر تھا، اُم سلیط رضی اللہ عنہا اور اُم حارث رضی اللہ عنہا ثابت قدم رہیں۔فرماتی ہیں: ہم نے ہوازن کی طرف سے ایک مشرک کو آتے دیکھا تو اس سے مقابلہ کر کے اُسے جہنم رسید کیا" [1]

۶ سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کی جنگ یمامہ میں شرکت

11 ہجری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری رحلت فرمانے کے بعد جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تختِ خلافت پر فائز ہوئے تو دفعتاً سارے عرب میں ہر طرف سے فتنے اُٹھنے لگے۔مرتدین کی سرکوبی کے لیے جو معرکے پیش آئے، اُن میں سب سے شدید معرکہ مسیلمہ کذاب کا تھا۔اِس نے مرتد ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

---

[1] ---"كتاب المغازي "أبو عبد الله محمد بن عمر بن واقد السهمي الواقدي المتوفى: 207ھ الجزء الثالث: غَزْوَةُ حُنَيْنٍ: الصفحة 902: مطبوعه دار الأعلمي بيروت

کا ظاہری زمانہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کے بڑے صاحبزادے حضرت حبیب بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنایا اور اپنے مکتوب کے ساتھ مسیلمہ کذاب کی طرف روانہ فرمایا۔ مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا کیا معاملہ کیا تفصیل پہلے گزر چکی ہے، آپ کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے لیکن راہِ تسلیم ورَضا سے قدم نہ ہٹایا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

(اللہ تعالیٰ اُن پاکیزہ فطرت عاشقوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے جنھوں نے خاک وخون میں تڑپنے کی عظیم رسم کی بنیاد رکھی)

سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مجاہد فرزند کی مظلومانہ شہادت کی خبر سُنی تو اُن کی ثابت قدمی پر اللہ کا شکر بجالائیں لیکن عہد کر لیا کہ مسیلمہ سے اِس ارتداد اور بہیمانہ ظلم کا بدلہ لے کر رہیں گی۔ جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مرتدین کی سرکوبی کے لیے لشکر روانہ کرنے کے لئے کمر بستہ ہوئے تو سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا بھی اُس لشکر میں شریک ہو گئیں۔ اُس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ساٹھ سال سے زائد تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ بھی لشکر میں شریک تھے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا نے نہایت پامردی سے مقابلہ کیا۔ مسیلمہ کو دور سے دیکھا تو صبر نہ کر سکیں۔ دشمنوں سے لڑتی ہوئی اور صفوں کو چیرتی اور زخم پر زخم کھاتی مسیلمہ کذاب کے قریب پہنچ گئیں۔ اِن کو نیزے اور تلوار کے گیارہ زخم آئے۔ ایک مرتد کے وار سے اِن کا ہاتھ کلائی سے الگ ہو گیا مگر اِس شیر دل خاتون کے صبر میں ذرا بھی

کمی نہیں آئی۔ آپ مسیلمہ پر وار کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔ یکا یک دو تلواریں فضا میں لہرائیں اور اِس زور سے مسیلمہ پر پڑیں کہ وہ کٹ کر گھوڑے سے نیچے جا پڑا۔ سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو اپنے پہلو میں اپنے فرزند ارجمند حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو کھڑے پایا اور دیکھا کہ: ''يَمْسَحُ سَيْفَهُ بِثِيَابِهِ فَقُلْتُ: أَقَتَلْتَهُ''

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنی تلوار کو کپڑے سے صاف کر رہے تھے، میں نے پوچھا: کیا قتل ہوگیا: بیٹے نے ہاں میں جواب دیا۔ جب کذاب ذلیل وخوار ہو کر جہنم رسید ہوگیا تو سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''فَسَجَدْتُ شُكْرًا لِلّٰهِ''[1]

میں نے اپنے فرزند حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کے قاتل اور مسلمانوں کے بدترین دشمن کے جہنم رسید ہونے پر سجدۂ شکر ادا کیا۔ سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا جب مدینہ منورہ واپس آئیں تو ایک ہاتھ آپ سے پہلے جنت میں جا پہنچا اور آپ کے لیے جنت کی بشارت کا باعث بنا۔ یہ سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کا آخری معرکہ تھا۔

وہی باحوصلہ شایانِ ہر مدح وثنا بی بی
وہی اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا ہاں وہی حق آشنا بی بی
یہ کس نے آکے گردن زیرِ تیغ خوں فشاں رکھ دی
یہ کس بندی نے بنیادِ بقائے جاوداں رکھ دی
حیا کا معجزہ تھا جوشِ ایماں کی کرامت تھی
کہ زخم تیغ کھا کر بھی وفا زندہ سلامت تھی

[1] ۔۔۔۔"كتاب المغازي" أبو عبدالله محمد بن عمر بن واقد السهمي الواقدي المتوفى: 207ھ الجزء الاول: غَزْوَةُ أُحُدٍ: الصفحة 269: مطبوعه دار الأعلمي بيروت

نیک مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

فضل وکمال

سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کی کتابِ حیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بے پناہ محبت اور لامحدود وَفاداری اور راہِ حق میں اپنی جان، اولاد اور مال قربان کردینے کے جذبہ کے ابواب اتنے روشن تھے کہ خلفائے راشدین سمیت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اِن کا حد درجہ احترام کرتے تھے اور انھیں ''خاتونِ اُحد'' کہہ کر یاد کیا کرتے تھے۔

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف آوری

سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کی مرویات میں سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کھانا پیش کیا تو سیدِ عالم، رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں بھی کھانے کا فرمایا۔ سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''میرا روزہ ہے'' تو رسول کائنات، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ'' [1]

روزے دار کے پاس جب کوئی مہمان کھانا کھاتے ہیں تو فرشتے اُس کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کھانے سے فارغ ہوں۔

۲ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا

قدیم مورخ ومحدث ابن سعد فرماتے ہیں:

''يَأْتِيهَا يَسْأَلُ عَنْهَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ'' [2]

---

[1] ۔۔۔''سنن ابن ماجه''أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، ابن ماجة المتوفى:273ھ كِتَابُ الصِّيَامِ، بَابٌ فِي الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ: الرقم1748: مطبوعه دار إحياء الكتب العربية

[2] ۔۔۔''الطبقات الكبرى''محمد بن سعد المتوفى:230ھ الجزء الثامن: وَمِنْ نِسَاءِ بَنِي النَّجَّارِ، 4549-أُمُّ عُمَارَةَ رضی اللہ عنہا: الصفحة416: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

نیک مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں اکثر و بیشتر سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے۔ خبر گیری اور حالات دریافت کرتے۔

۳ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں قدر و منزلت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ایک دفعہ مالِ غنیمت میں بہت سے قیمتی کپڑے موصول ہوئے۔ اُن میں ایک نہایت عمدہ بے حد قیمتی چادر تھی، مالِ غنیمت تقسیم ہونے لگا تو کچھ لوگوں نے کہا یہ چادر نہایت قیمتی اور عمدہ ہے لہٰذا آپ یہ چادر اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ صفیہ بنت ابی عبید کو بھیج دیجئے۔ ابھی تک صفیہ بنت ابی عبید کی رُخصتی نہیں ہوئی تھی۔ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''أَبْعَثُ بِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْهَا''[1]

''میں یہ چادر اُس کو بھیجوں گا جو اِس کی صفیہ سے زیادہ حقدار ہے۔ اور وہ ہے اُمّ عمارہ نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا۔ کیوں کہ غزوۂ اُحد کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا تھا کہ آپ فرما رہے تھے: ''جب بھی میں نے اپنے دائیں، بائیں دیکھا تو اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا ہی کو دیکھا، وہ میری حفاظت میں ڈھال بنی ہوئی قتال کر رہی تھی۔''

نگہباں تھی نگاہِ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضعیفہ کی
کہ شایانِ وفا تھی جاں نثاری اُس عفیفہ کی

---

[1] ۔۔۔''کتاب المغازي''أبو عبدالله محمد بن عمر بن واقد السهمي الواقدي المتوفى:207ھ
الجزء الاول: غَزْوَةُ أُحُدٍ: الصفحة 271: مطبوعه دار الأعلمي بيروت
''الطبقات الكبرى''محمد بن سعد المتوفى:230ھ
الجزء الثامن: وَمِنْ نِسَاءِ بَنِي النَّجَّارِ، 4549- أُمُّ عُمَارَةَ رضي الله عنها: الصفحة 305: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

علمی جاہ وجلال

سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے وفاداری اور جہاد میں جہاں انوکھے کارنامے سرانجام دیے، اُسی طرح قرآن حکیم کی آیات سمجھنے اور فرامین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کرنے میں بھی انوکھا اور منفرد انداز اپنایا۔ ایک روز آپ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

''مَا أَرَى كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا لِلرِّجَالِ، وَمَا أَرَى النِّسَاءَ يُذْكَرْنَ بِشَيْءٍ؟'' [1]

کیا بات ہے میں ہر چیز مردوں ہی کے لیے دیکھتی ہوں اور عورتوں کا (قرآن میں) کہیں ذکر نہیں ملتا۔ ادھر آپ کی گزارش مکمل ہوئی اور اُدھر جبرائیل امین بارگاہِ مقدس میں حاضر ہوئے اور سورۃ الاحزاب کی آیت 35 کا نزول ہوا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا'' (القرآن)

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، اطاعت گزار مرد اور اطاعت گزار عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، صبر کرنے والے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں،

---

[1] ۔۔۔ ''سنن الترمذي'' أبو عيسى محمد بن عيسى الترمذي، المتوفى: 279ھ
أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ: بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ الأَحْزَابِ: الرقم 3211، مطبوعہ مطبعۃ مصطفی مصر

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے
یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والے عورتیں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

روایاتِ حدیث

جہاں سیدہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا میں زُہد و تقویٰ، فضل و شرف، جذبۂ قربانی اور عبادت گزاری کے اَوصاف جمیلہ درجۂ اَتم میں موجود تھے، وہیں آپ کو حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث روایت کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

''آپ سے آپ کے پوتے عباد بن تمیم، حارث بن عبداللہ بن کعب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ، اور لیلیٰ (کنیز) نے احادیث کو روایت کیا'' ❶

سدا کفار کے چھکے چھڑائے
شجاعت سے لڑیں اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا
مصائب کرتی تھیں برداشت باہمت
کبھی ہاری نہیں اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا
اُسامہؔ نظم کا ہے یہ خلاصہ
سعادت مند تھیں اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا

❶ ۔۔۔ ''تهذيب التهذيب'' أبو الفضل أحمد بن علي، ابن حجر العسقلاني، المتوفى:852ھ ''الكنى من النساء'': الجزء 12 الصفحة 474، مطبوعه مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند

یہی مائیں تھیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

ایسی مائیں تھیں کہ جن کی گود میں اسلام پلتا تھا ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

کمالات واعزازات

فارسۃ العرب سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے جن بیشمار اعزاز وکمال سے نوازا تھا، اُن میں سے ایک اعزاز یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چند مقدس اشیاء آپ کے پاس تھیں۔ اِن کی برکت سے آپ سے بہت سی کرامتیں ظاہر ہوئیں۔

[1] برکات موئے اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلح حدیبیہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر مبارک کے بالوں کو ترشوایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بالوں کو سنبھال لیا۔ موئے مبارک میں چند حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کے حصے میں بھی آئے، سیرت نگار لکھتے ہیں:

”وَأَخَذَتْ أُمُّ عَمَّارَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا طَاقَاتٍ مِنْهُ فَكَانَتْ تَغْسِلُهَا لِلْمَرِيْضِ وَتُسْقِيْهِ فَيَبْرَأُ“ [1]

حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک میں چند لیے جنھیں آپ بڑی احتیاط سے اپنے پاس رکھتیں اور جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو آپ اِن بالوں کو پانی میں دھو کر پانی مریض کو پلا دیتیں جس سے اُسے شفا حاصل ہوتی۔

---

[1] ---”إمتاع الأسماع“أبو العباس أحمد بن علي بن عبد القادر المقريزي، المتوفى:845ھ
”عمرة الحديبيّة““إقامة المسلمين بالحديبية“:الجزء الاول الصفحة298، مطبوعه بيروت
”سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد“محمد بن يوسف الصالحي الشامي المتوفى:942ھ
الجزء الخامس:ذكر الهدنة وكيف جرى الصلح يوم الحديبية: الصفحة57:مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت
”السيرة الحلبية“أبو الفرج، نور الدين ابن برهان الدين المتوفى:1044ھ
الجزء الثالث:غزوة الحديبية: الصفحة34:مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت
”شرح الزرقاني على المواهب اللدنية“أبو عبد الله محمد بن عبد الباقي الزرقاني المتوفى:1122ھ
الجزء الثالث:تابع كتاب المغازي: الصفحة227:مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

۲ کٹے ہوئے ہاتھ سے شفا کی خیرات

عالم اسلام کے معروف سیرت نگار و مؤرخ امام ابو القاسم سُہیلی رحمۃ اللہ علیہ جن کی وفات 581 ہجری میں ہوئی ، اپنی معروف زمانہ تصنیف ''الروض الأنف في شرح السيرة النبوية لابن هشام ''میں لکھتے ہیں:

''وَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهَا بِمَرْضَاهُمْ لِتَسْتَشْفِيَ لَهُمْ فَتَمْسَحُ بِيَدِهَا الشَّلَّاءِ عَلَى الْعَلِيلِ وَتَدْعُو لَهُ فَقَلَّ مَا مَسَحَتْ بِيَدِهَا ذَا عَاهَةٍ إِلَّا بَرِءَ'' ❶

لوگ آپ رضی اللہ عنہا کے پاس اپنے بیماروں کو لے کر آتے تھے تو آپ اپنا کٹا ہوا ہاتھ مریض کو لگا کر دعا کرتیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ مریض شفا یاب ہو جاتا۔

وصال مبارک

سیدہ اُمّ عمارہ نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا کے تاریخ وسال رِحلت کے بارے میں تمام کتب سِیر و تواریخ خاموش ہیں البتہ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں موجود تھیں اور انھیں کے دورِ خلافت میں مدینۃ المنورہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيمًا میں اِنھوں نے وفات پائی اور جنت البقیع مدفن بنا۔ ❷

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

❶ ---"الروض الأنف في شرح السيرة النبوية "أبو القاسم عبد الرحمن بن عبد الله السهيلي، المتوفى:581ھ
"المجلد الرَّابِع""بَدْءُ إِسْلَامِ الْأَنْصَارِ":الصفحة70،مطبوعه دار إحياء التراث العربي، بيروت
❷ ---"صحابيات الرسول "ابو عمار محمود المصرى
الصفحة432:مطبوعه دار الاندلس لاہور
"تذكار صحابيات "طالب ہاشمی
حضرت أُمِّ عُمَارَة رضی اللہ عنہا: الصفحة398،399:مطبوعه البدر پبلی کیشنز لاہور

حرفِ اختتام

اِن چند اَوراق میں فارسۃُ العرب، جلیل القدر صحابیہ، سیدہ اُمّ عمارہ نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا کی زندگی کے چند دلچسپ، خوشگوار، دل پذیر اور دلکش واقعات بیان ہوئے جس میں ہر اعتبار سے فضل وشرف اور خوبیاں ہی دکھائی دیتی ہیں۔

وہ ایک ہمدرد بیوی اور مجاہدہ

عالمہ، فاضلہ، وفادار، محدثہ، راویہ

مضبوط یادداشت سے آراستہ خاتون تھیں۔

وہ اِیمان میں سبقت لے جانے والی

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہوں میں رہنے والی تھیں۔

حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کی تاریخ جاں نثاری

وفاداری سے شروع ہوتی ہے اور وفاداری پر ہی ختم ہوتی ہے۔

وہ اپنے رب کے پاس ہیں

لیکن ان کی سیرت مبارکہ ہر خاتون کے لیے بطور نمونہ موجود ہے

تاکہ مسلمان خواتین اُن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فضل وشرف کے بلند مقام پر پہنچنے کے قابل ہوسکیں۔

آیئے! ہم حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کے اختتام پر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ وہ ہمیں جنت میں اُن کا ساتھ نصیب فرمائے۔

''وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا''

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

منقبت

بارگاہِ خاتونِ اُحد سیدہ اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا

اُحد میں خدمتیں جن کی بہت ہی آشکارا تھیں
انہیں میں ایک بی بی حضرتِ اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا تھیں

پئے اِسلام دے کر اپنے فرزندوں کی قُربانی
پلاتی تھی یہ بی بی زخمیانِ جنگ کو پانی

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر جب جھک پڑے ایمان کے دُشمن
ہوئے اُس زندگی بخش جہاں کی جان کے دُشمن

اسی شَمعِ ہُدیٰ پر جب پلَٹ کر آ گئی آندھی
تو اس بی بی نے رَکھ دی مَشک، چادَر سے کمر باندھی

تھے اسکے شوہر و فَرزند بھی مَصروفِ جَاں بازی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قُربان تھے اللہ کے غازِی

ہوئی یہ شیر زَن بھی اب قِتال و جنگ میں شامِل
سِپَر بن کر لگی پھرنے وہ گِردِ ہادِیٔ کامِل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ اپنی جان پر ہر زَخم دامَن گیر لیتی تھی
کوئی حربَہ وُجُودِ پاک تک آنے نہ دیتی تھی

نظَر آئی نئی صُورَت جو حرزِ جَانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا اِک لخت بڑھ کر حملہ ایک بدکیش نے اس پر
نہتی تھی مگر کرنے لگی پیکار دشمن سے
مَروڑا اس کا بازو چھین لی تلوار دشمن سے
اسی شمشیر سے اس نے سرِ شمشیر زَن کاٹا
ہوا اس شیر زَن کے خوف سے اَعدَا میں سنّاٹا
جِدھر بڑھتے ہوئے پاتی تھی وہ محبوبِ باری صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو
پہنچتی تھی وہیں اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا جاں نِثاری کو
سَر و گردن پہ اس بی بی نے تیرہ زَخم کھائے تھے
مگر میدان سے اس کے قدَم ہٹنے نہ پائے تھے
یہ اُٹھی تھی نَمازِ صُبح کو تاروں کے سائے میں
نَمازِ ظُہر تک قائم تھی تلواروں کے سائے میں
یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اِسلام پلتا ہے
اسی غیرت سے اِنساں نُور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

حفیظ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
{شاہنامۂ اسلام: حصہ سوم، صفحہ 496، 497}

منقبت

بارگاہِ خاتونِ اُحد سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا

اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا اُحد کی غازیہ
جن پہ راضی تھے خدا و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُحد میں وہ ڈھال آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنی
حق غلامی کا کیا اَیسے اَدا
اُن کی جرأت اور عزیمت دیکھ کر
قدسیوں کے لب پہ بھی تھا مرحبا
خُلد میں بھی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے
اے شہیدانِ وفا کی والدہ
تیری عظمت میں بیان کیسے کروں
لفظ چھوٹے تیرا جذبہ ہے بڑا
کر لے ساجدؔ کی غلامی بھی قبول
جذبۂ صادق اِسے کرنا عطا

صاحبزادہ محمد لطیف ساجدؔ چشتی

مٹی مائیں یں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

منقبت

بارگاہِ خاتونِ اُحد سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا

شہِ دارین کی اُلفت کی مظہر اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا
فلک پر جگمگائے جیسے اختر اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا
اُحد کے معرکہ میں یادگار اُن کی شجاعت تھی
وہ بحرِ عزم و ہمت کی شناور اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر حکم کی تعمیل کرتی تھیں
محبت ، جرأت و ہمت کا محور اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو دعاؤں سے نوازا تھا
رہ حق میں مثال شمع انور اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا
رضائے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر پل وہ جیتی تھیں
جنہیں محبوب تھے محبوبِ داور ، اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا
وہ عورت تھیں رضاؔ مردان حق کو ناز تھا اُن پر
تھیں دنیا اور عقبیٰ میں مظفّر اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا

پروفیسر محمد اکرم رضاؔ

منقبت

بارگاہِ خاتونِ اُحد سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا

اُحد کے دن غنیمت تھیں نسیبہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا
عَلَم دارِ شجاعت تھیں نسیبہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا
بنو نجار سے تھیں ، عقبہ کبریٰ میں شامل تھیں
ہر اچھائی کی صورت تھیں نسیبہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا
کِیا قتل آپ نے بیٹے کے دشمن کو لڑائی میں
نشانِ عزم وجرأت تھیں نسیبہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا
حفاظت آقا ومولا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پامردی سے فرمائی
کہ اک کوہِ عزیمت تھیں نسیبہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا
اُحد کی جنگ میں کفار آخر جب ہوئے پسپا
تو اک وجہِ عزیمت تھیں نسیبہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا
احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی کچھ اِن سے مروی ہیں
سراپا عجز و طاعت تھیں نسیبہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا
اُحد میں آئے بارہ زَخم اُن کے جسم اطہر پر
مگر اک وجہِ نُصرت تھیں نسیبہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا

راجا رشید محمود

منقبت

بارگاہِ خاتونِ اُحد سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا

اے خاتونِ اُحد مقبولِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے دختر بنو نجار اے مومنہ السلام

ڈھال بنی رہی اُحد میں خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

آقا کی زبان پر تھا اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کا نام

تم فہیم و حلیم اور خندہ جبین ہو

اَفکار میں کردار میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلام

تیری جرأت و شجاعت پر حیران ہو کر

کرتے ہیں قدسی تیری عظمت کو سلام

تم نے صدق و وَفا اور کامل ایمان پر

زمانے کو دیا تو نے ایسا درس پیغام

جاں نثار حق شہیدان وفا اے اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا

سب کچھ کیا سپردِ خدا پایا خلد انعام

پیرزادہ حکیم محمد عالم شاہ ثانی القادری

منقبت

بارگاہِ خاتونِ اُحد سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا

ہے اُفق پہ درخشاں تیری شان کا ستارہ
سلام و الاکرام اے اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا

بارہ زخم جان پر، آفرین ایمان پر
ملعون ابن قمیہ کو جوش سے للکارا

رد کیا اُحد میں کفار کے ہر وار کو
شجاع بن کے یوں دیا اِسلام کو سہارا

یمین اور یَسار سے حصار کردیا
نظروں میں دید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خُلد کا نظارا

اسلام کی وہ پاسبان اُحد کا میدان
شمشیر لے کے جب چلی تقدیر نے پکارا

حدیبیہ اور خیبر و حنین یمامہ
اِسلام کی دہلیز پہ قربان گھرانہ سارا

غزوات میں خدمات کے جذبات اُن کے نام
رضی اللہ عنہا اَوصاف آشکارا

مغفورؔ اُن کے وصف سے ہے وجد میں ایماں
لرزاں ہے کفر آج بھی ہیبت سے پارا پارا

علامہ عبدالغفور مغفورؔ سعیدی

گلہائے عقیدت بحضور
خاتونِ اُحد سیدہ اُمِّ عمارہ نسیبہ رضی اللہ عنہا

عطا کی ہیں خدا نے عظمتیں اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کو
ملی ہیں رفعتوں پر رفعتیں اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کو
''نسیبہ''نام ہے اُن کا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں صحابیہ
مبارک ہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربتیں اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ ہدیٰ پر عقبہ ورضواں
مبارک ہوں یہ دونوں بیعتیں اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کو
وہ خود بھی غازیہ تھیں، شوہر و فرزند بھی غازی
میسر تھیں جہادی صحبتیں اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کو
جہادوں میں شجاعت کے بڑے جوہر دکھائے تھے
ہوئیں حاصل بلا کی صولتیں اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کو
اُحد میں کر رہی تھیں وہ حفاظت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو
سدا اُس کی ملیں گی برکتیں اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کو
اُنھیں کہتے ہیں ''خاتونِ اُحد''، کیا شان ہے اُن کی
جناں میں بھی ملیں گی شوکتیں اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کو
اُنھی کی عرض پر قرآں میں ذکر ''مُسْلِمٰت'' آیا
دعائیں دیں مسلماں عورتیں اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کو
الٰہی! اِس ندیمؔ احمد کے گُل ہائے عقیدت کے
پسند آجائیں رنگ اور نکہتیں اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کو

ندیم احمد ندیمؔ نورانی

گلی گلی میں دھوم ہو کہ سارے جگ میں دھوم ہو

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اُسی غیرت سے انساں نُور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

سلام

بارگاہِ خاتونِ اُحد سیدہ اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا

اُمّ عمارہ نسیبہ رضی اللہ عنہا السلام
اونچا ہے تیرا نصیبہ السلام

تم پہ راضی تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر سلام
تم کو جنت مل گئی تم پر سلام

تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھی فدا تم پر سلام
اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا سدا تم پر سلام

تجھ پہ راضی ہوگئے خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اشک ساجدؔ کے پڑھیں تم پر سلام

صاحبزادہ محمد لطیف ساجدؔ چشتی

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے ☆ اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

مصادرومراجع

✪	اسماء کتب
1	القرآن الكريم
2	"المغازي" **ابوعبداللہ محمد بن عمر الواقدی: المتوفی 207ھ** الناشر: دار الأعلمي بيروت
3	"الطبقات الکبری" **ابوعبداللہ محمد بن سعد، : المتوفی 230ھ** الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
4	"الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار" **ابوبکر بن ابی شیبہ: المتوفی 235ھ** الناشر: مكتبة الرشد الرياض
5	"صحيح البخاري" **ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری: المتوفی 256ھ** الناشر: دار طوق النجاة الطبعة
6	"سنن ابن ماجه" **ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی: المتوفی 273ھ** الناشر: دار إحياء الكتب العربية بيروت
7	"سنن الترمذي" **ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی: المتوفی 279ھ** الناشر: مطبعة مصطفى مصر
8	"حلية الأولياء وطبقات الأصفياء" **ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبهانی: المتوفی 430ھ** الناشر: السعادة بجوار محافظة مصر
9	"الاستيعاب في معرفة الأصحاب" **ابوعمر یوسف بن عبداللہ القرطبی: المتوفی 463ھ** الناشر: دار الجيل، بيروت
10	"تلقيح فهوم أهل الأثر" **عبدالرحمن ابن الجوزی: المتوفی 508ھ** الناشر: شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم بيروت
11	"الروض الانف فی شرح السیرۃ النبویة" **عبدالرحمن بن عبداللہ السہیلی المتوفی 581ھ** الناشر: دَار إحْيَاء التراث العَرَبِيّ، بيروت
12	"أسد الغابة في معرفة الصحابة" **علی بن ابی الکرم، المعروف بابن الاثیر: المتوفی 630ھ** الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
13	"منح المدح" **محمد بن محمد المعروف بابن الناس: المتوفی 732ھ** الناشر: دار الفكر دمشق، الطبعة: الأولى، 1407ھ
14	"سیر اعلام النبلاء" **شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی: المتوفی 748ھ** الناشر: دار الحديث القاهرة
15	"فتح الباري شرح صحيح البخاري" **احمد بن علی بن حجر العسقلانی: المتوفی 773ھ** الناشر: دار المعرفة بيروت، 1379ھ
16	"البداية والنهاية" **ابوالفداء اسماعیل بن عمر الدمشقی: المتوفی 774ھ** الناشر: دار الفكر بيروت: 1407ھ 1986ء
17	"إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع" **ابوالعباس احمد بن علی المقریزی المتوفی 845ھ**: الناشر: دار الكتب العلمية بيروت الطبعة: الأولى، 1420ھ 1999ء
18	"تهذيب التهذيب" **احمد بن علی المعروف ابن حجر العسقلانی: المتوفی 852ھ** الناشر: مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند
19	"سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد" **محمد بن یوسف الشامی: المتوفی 942ھ** الناشر: دار الكتب العلمية بيروت لبنان
20	"السيرة الحلبية" **ابوالفرج علی بن ابراہیم بن احمد حلبی المتوفی 1044ھ** الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
21	"شرح الزرقاني على المواهب اللدنية" **محمد بن عبدالباقی الزرقانی المتوفی 1122ھ** الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
22	"صحابیات الرسول" **ابوعمار محمود المصری** الناشر: دار الاندلس لاہور
23	"صحابیات" **نیاز فتح پوری** الناشر: صوفی پرنٹنگ منڈی بہاو الدین
24	"تذکارِ صحابیات" **محمد طالب ہاشمی** الناشر: البدر پبلی کیشنز لاہور

منقبت شہیدِ کربلا علیہ السلام

سید نے کربلا میں وعدے نبھا دیئے ہیں
دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلشن کھلا دیئے ہیں

بولے حسین علیہ السلام مولا، تیری رضا کی خاطر
اک ایک کر کے میں نے ہیرے لٹا دیئے ہیں

شبیر علیہ السلام کی ہی ایسی پُردرد داستان ہے
دل پتھروں کے واللہ جس نے ہلا دیئے ہیں

سیدہ زینب علیہا السلام کے باغ میں بھی، دو پھول تھے مہکتے
سیدہ زینب علیہا السلام نے وہ بھی دونوں راہِ خدا دیئے ہیں

دینِ نبی پہ واری، اکبر علیہ السلام نے بھی جوانی
عباس علیہ السلام نے بھی اپنے بازو کٹا دیئے ہیں

بخشش ہے اُس کی لازم، سیّد کے غم میں حافظؔ
دو چار آنسو رُو کر، جس نے بہا دیئے ہیں

حافظ محمد حسین حافظؔ

حدیث پاک

سیدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درودِ پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔ (القول البدیع)

تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام صرف

درود شریف پڑھیئے

اور صبح و شام کے گناہ بخشوائیے

کیا آپ نے کبھی سوچا کہ دنیاوی شخصیات کو تو ہم آپ اور جناب وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں اور سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپکے شایانِ شان نہ پکاریں تو کتنا برا ہے کہ ہم صرف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں

اور **یَا سَیِّدِی** چھوڑ جاتے ہیں

لھذا ادب اور محبت کا تقاضا ہے کہ ہم درود شریف کو اسطرح پڑھیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا سَیِّدِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ جل جلالہ درود شریف کے صدقہ اپنی رحمت فرمائے (آمین)

ہے مجھ کو جان سے پیارا مدینہ یارسول اللہ ﷺ
ملے آپ کی محبت کا خزینہ یارسول اللہ ﷺ

وہ دانائے سبل ختم الرسُل ، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں ، وہی فرقاں ، وہی یٰسین ، وہی طٰہٰ

(حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

شاہ اَست حُسین علیہ السلام، بادشاہ اَست حُسین علیہ السلام
دیں اَست حُسین علیہ السلام ، دیں پناہ اَست حسین علیہ السلام
سر داد نہ داد دَست در دست یزید
حقا کہ بناء لاالہٰ اَست حُسین علیہ السلام

(حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ)

خُدایا بحق بنی فاطمہ علیہا السلام
کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
گر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و دَامان آل رسول علیہم السلام

(حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ)

مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان